فتاویٰ رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

1

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

بہارِ شریعت

جلد اول

حضرت مولانا محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ

اعظمی رضوی، سنی، حنفی، قادری، برکاتی

ممتاز اکیڈمی لاہور

[illegible] مسئلہ [illegible]

[illegible] ہو جائے گی۔ [illegible]

مسئلہ: [illegible] نماز فاسد نہ ہوگی۔ (درمختار) مسئلہ: [illegible]

[illegible] مسئلہ: [illegible]

[illegible] مسئلہ: [illegible] مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے [illegible]

[illegible] قرآن [illegible] نماز فاسد نہ ہوگی [illegible]

[illegible] مسئلہ: [illegible] قرآن شریف [illegible]

[illegible] مسئلہ: [illegible] نماز فاسد ہو جائے گی [illegible]

[illegible] مسئلہ: [illegible] نماز [illegible]

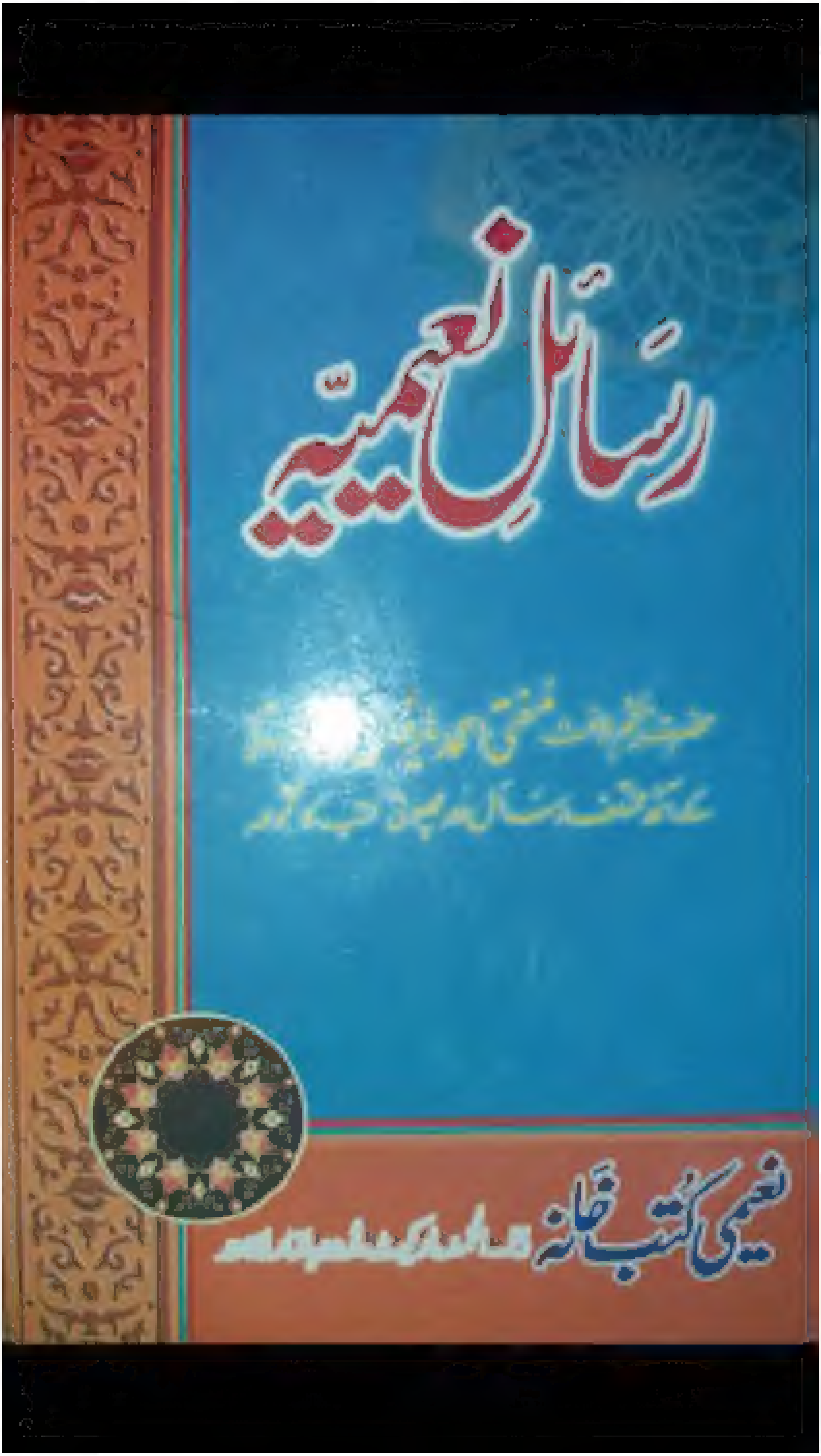
رسائل نعیمیہ
نعیمی کتب خانہ

شکل آئینہ حق نما بن جاوے گی کہ کچھ عرصہ بعد اس سے تصورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم حاصل ہوگا۔ پھر رب کی صفات پر دھیان جم جاوے گا جو اصل مقصود ہے

س۔ کیا تصورِ شیخ کی کچھ اصل ہے بھی یا محض صوفیا کی ایجاد ہے؟

ج۔ اس کی اصل یہ ہے کہ صحابہ کرام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے تصور میں رہتے تھے۔
بعض دفعہ روایت کرتے ہوئے فرما دیتے تھے کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم گویا میں حضور کو اب دیکھ رہا ہوں۔ اس تصور کو جمانے کے لئے حلیہ
شریف مکمل طور پر بیان کرتے تھے۔ ایک دوسرے کو سنایا کرتے تھے قبر میں
بھی اسی تصور کا امتحان ہوگا۔ کہ آخری سوال یہی ہوگا کہ تم اس کالی زلفوں
والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جانتے ہو۔ اسی تصور کی کامیابی پر
اس آخری امتحان کی کامیابی موقوف ہے۔

س۔ کیا تصورِ شیخ یا تصورِ رسول نماز میں بھی کرنا درست ہے۔

ج۔ شیخ کا تصور نماز میں عمداً نہ لایئے کہ یہ خشوع کے خلاف ہے۔ بلا قصد
آجانے پر پکڑ نہیں۔ مگر تصورِ رسول نماز میں رکھنا ضروری ہے کیونکہ نماز حضور
کی اداؤں کا نام ہے۔ جن کی اداؤں کی نقل کر رہے ہوں۔ ان کا خیال بھی ضرور
رکھیے۔ نیز حضور کا نام شریف نماز میں آتا ہے۔ قرآن میں رسول نبی یا کہ محمد
رسول اللہ وغیرہ جگہ جگہ آ رہا ہے۔ التحیات میں صاف طور پر نام شریف لے کر
سلام عرض کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عین نماز میں حضور کا احترام کیا ہے۔
صدیق اکبر نماز پڑھا رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے
مقتدیوں نے نماز میں تالی بجا کر حضرت صدیق کو تشریف آوری کی اطلاع دی کی
وقت صدیق اکبر مقتدی ہو کر صف میں تشریف لے آئے اور حضور درمیان نماز سے
آگے بڑھ گیا۔
امام ہوئے (بخاری شریف) یہ تو تعظیم ہے

س۔ مراقبہ کیوں کراتے ہیں۔ اس سے کیا فائدہ ہے؟

ج۔ مراقبہ رقب سے بنا معنی گردن جھکانا۔ چونکہ مراقبہ میں گردن جھکائی جاتی ہے

مظہر العقائد

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

ادارۂ مسعودیہ
۲/۶۔۵۔ای۔ناظم آباد۔کراچی (سندھ)
اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء

سوال۔ شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک کرنا اور ان صفات کا اس میں قدیم سمجھنا، اس کو مستحق عبادت جاننا اور اپنا خالق و مالک تصور کرنا۔

سوال۔ شرک اور بت پرستی کا آغاز کیوں کر ہوا؟

جواب۔ خدا نے دنیا میں سلسلہ اسباب قائم کیا ہے۔ اس سلسلے میں اصل اور حقیقی مسبب کار فرما ہے۔ لیکن انسان بعض قوی الاثر اسباب سے اتنا متاثر ہو جاتا ہے کہ اصل مسبب نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ مثلاً آفتاب کو انسانی منافع کے لئے پیدا کیا گیا لیکن انسان نے اسی کو خدا سمجھا یا ستارے کہ وہ حسن و زیبائی اور دوسرے بہت سے منافع کے لئے پیدا کئے گئے ہیں مگر انسان نے ان کی پرستش شروع کر دی۔۔۔ شرک کی اصل وجہ انسان میں غور و فکر کی کمی ہے چنانچہ قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں ملکہ سبا کو جس طرح ہدایت کی اس سے یہ حقیقت عیاں ہے۔

سوال۔ شرک اور ذرائع شرک کے بارے میں بھی کچھ بتا دیجئے؟

جواب۔ شرک کے یوں تو بہت سے ذرائع ہیں لیکن مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔

۱۔ کسی خاص شخص کی بزرگی اور عظمت کا اتنا قوی احساس کہ اس کو خدا سے غافل کر دے۔

۲۔ جو اعمال اور آداب خدا کے لئے مخصوص ہیں ان کو انسانوں کے لئے اختیار کرنا مثلاً سجدہ جو خدا کے لئے مخصوص ہے کسی انسان کے آگے کرنا۔

۳۔ جو صفات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں وہ کسی انسان میں بالذات تسلیم کرنا مثلاً انسان کو رازق اور خالق جاننا۔

۴۔ مصائب و آلام میں خدا اور محبوبان خدا کے علاوہ سحر و طلسم

WWW.NAFSEISLAM.COM

پھر روضہ مبارک کا دروازہ مقدسہ بند کرنے کی بھی ضرورت اس حالت میں ہے
... نمازی کے خاص سامنے ہو اور بیچ میں چھڑی وغیرہ کوئی سترہ نہ ہو اور قبر اتنی قریب
... یہ خاشعین کی سی نماز پڑھیں تو حالت قیام میں قبر پر نظر پڑے اور اگر مزار مبارک
... ہے یا بیچ میں کوئی سترہ ہے اگرچہ آدھا گز اونچی کوئی لکڑی ہی کھڑی کردی ہو۔
... نمازی کی جگہ سے اتنی دور ہے کہ نمازی نیچی نظر کئے اپنے سجدے کی جگہ نظر جمائے تو
... تک نگاہ نہ پہونچے۔ تو ان صورتوں میں دروازہ بند کرنے کی بھی حاجت نہیں۔
... بلا کراہت جائز ہے۔ تاتارخانیہ پھر فتاوی عالمگیری میں ہے ان کان بینہ و بین
... مقدار مالو کان فی الصلوۃ و یمر انسان لا یکرہ فھٰھنا ایضا لا
... و جامع مضمرات شرح قدوری پھر جامع الرموز شرح نقایہ پھر طحطاوی مراقی الفلاح و
... شامی میں ہے لا تکرہ الصلوۃ الی جھۃ القبر الا اذا کان بین یدیہ
... وصلی صلوۃ الخاشعین وقع بصرہ علیہ ۲
... قلب وہابیت پر کیسا شاق ہوگا کہ مزار مبارک بلا حائل بے پردہ صرف چار پانچ
... کے فاصلے سے عین نماز میں نمازی کے سامنے ہے۔ اور نماز بلا کراہت جائز۔ کیا قبر سے
... پرست نہ کہیں گے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔

... سب اس صورت میں ہے کہ وہ نیت فاسدہ نہ ہوں۔ یعنی نماز سے تعظیم قبر کا
... بجائے کعبہ نماز میں استقبال قبر کا قصد ایسا ہو تو آپ ہی حرام، بلکہ معاذ اللہ بہ نیت عبادت
... صریح شرک و کفر۔ مگر اس میں مزار مقدس کی جانب سے حرج نہ آیا۔ بلکہ اس شخص کا
... نماز ادا یا۔ اس کی نظیر یہ ہے کہ کوئی ناخدا ترس کعبہ معظمہ کے سامنے اس نیت سے
... پڑھے کہ وہ کعبہ کی طرف نہیں بلکہ وہ خود کعبہ کو سجدہ کرتا ہے۔ یا نماز تعظیم کعبہ کے لئے

... الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلوۃ وما لا یکرہ نورانی کتب خانہ پشاور ص ۱۰۶/۱
... مع حاشیۃ الطحطاوی فصل فی بیان ما لا یکرہ ... نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۹۹

پڑھتا ہے۔ ایسی نماز بیشک حرام اور نیت عبادت کعبہ ہو تو سلب اسلام۔ مگر اس میں کعبہ کا کیا قصور ہے۔ یہ تو اس کی نیت کا فتور ہے، یونہی جو مزارات کے حضور ہے اور مزار مستور ہے یا نظر خاشعین سے دور ہے۔ تو فاسد نیت سے ماذور ہے اور تبرک واستمداد کی سے ماجور ہے کہ نماز و نیاز کا اجتماع نور علی نور ہے۔

(فقیر احمد رضا قادری)

(الف۔ دبدبہ سکندری رامپور، ۳۱ مارچ ۱۹۱۳ء نمبر ۱۹، ج ۴۹)

(ب۔ فتاویٰ رضویہ مع تخریج و ترجمہ طبع لاہور ۲۲/۳۰۲ تا ۳۰۵)

جناب احمد حسین عرف جھجھا صاحب (پتہ درج نہیں ہے)

(۱)

از بریلی

۹ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ

گرامی برادرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ

اگر گوبر بالکل دھل گیا، اس کے بعد کا پانی ٹپکا، تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر ذرا سی بارش میں اس کی امید کم ہے۔ اور اگر گوبر باقی تھا اور ٹپکے ہوئے پانی میں اس کا رنگ تھی تو بیشک ناپاک ہے اور اگر رنگ و بو کچھ نہ تھا۔ تو اگر یہ پانی اس حالت میں ٹپکا کہ ہنوز ہو رہی ہے۔ اور مینھ کا پانی رواں تھا تو ناپاک نہیں اور مینھ برس چکا تھا، تو ناپاک

والمسئلۃ فی الھندیۃ وغیرہا والسلام

(فقیر احمد رضا قادری)

(فتاویٰ رضویہ مع تخریج و ترجمہ طبع لاہور ۳، ص ۱۷۲)

جناب ایم قادر غنی صدر مدرس مسلم ایسوسیشن رنگون برما

(۱)

از بریلی

۲۸ مئی ۱۹۰۹ء

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے خطوط کا جامع مجموعہ

کلیاتِ مکاتیبِ رضا

ڈاکٹر شمس مصباحی پورنوی

انڈیا

مکتبہ بحر العلوم

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ لاہور

150
6002972

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہابی مذہب پہلا جواب کتاب

مظہر العقائد

مؤلفہ

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ

سابق امام مسجد جامع فتحپوری دہلی

مع اضافات جدیدہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی مظہری

ایم اے گولڈ میڈلسٹ پی ایچ ڈی

ناشر

ادارہ مسعودیہ
۶/۲، ۵، ای، ۱، ناظم آباد، کراچی، سندھ
اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء

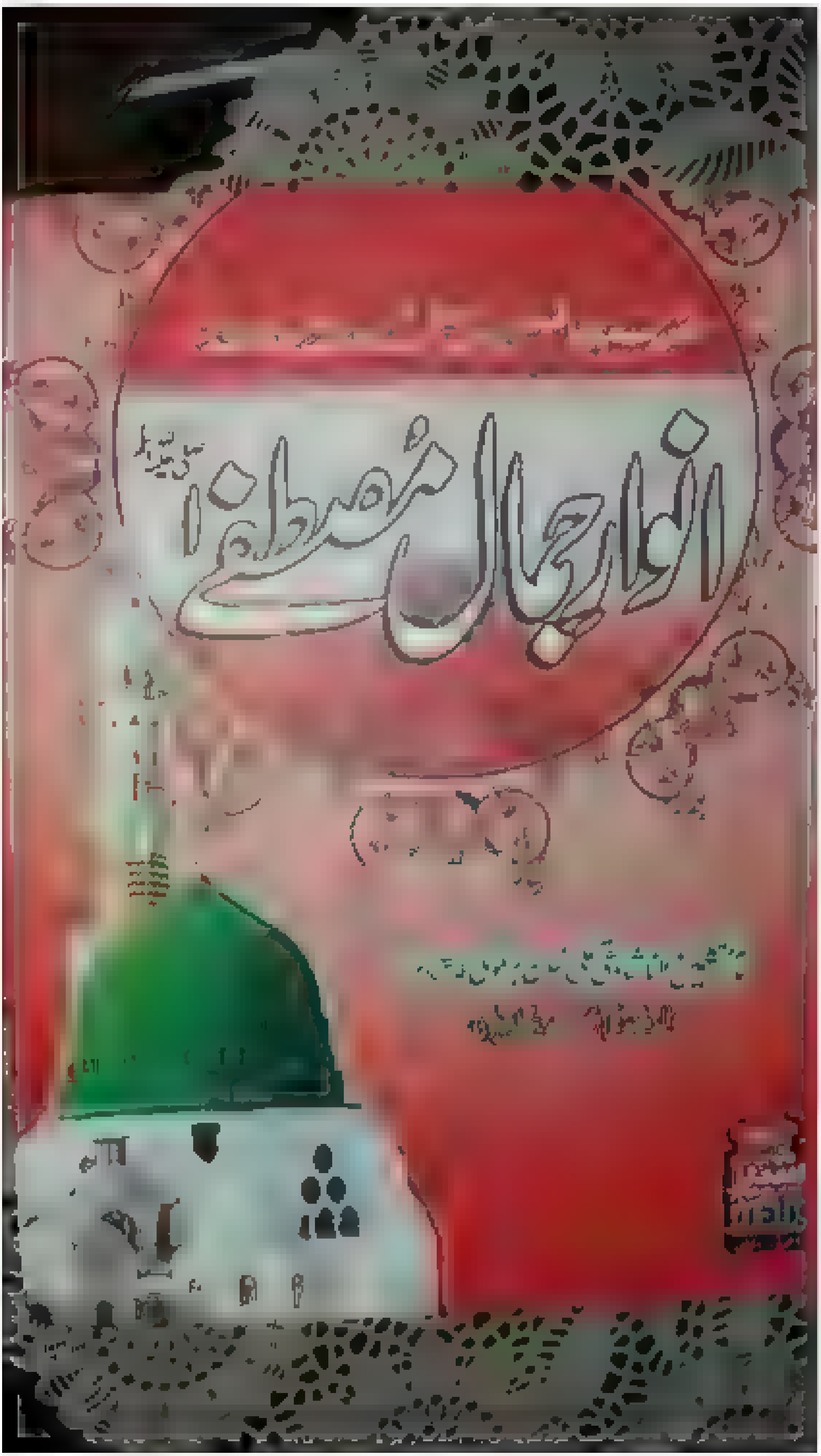
انوار جمال مصطفیٰ

Shoaib Ikram Kayati

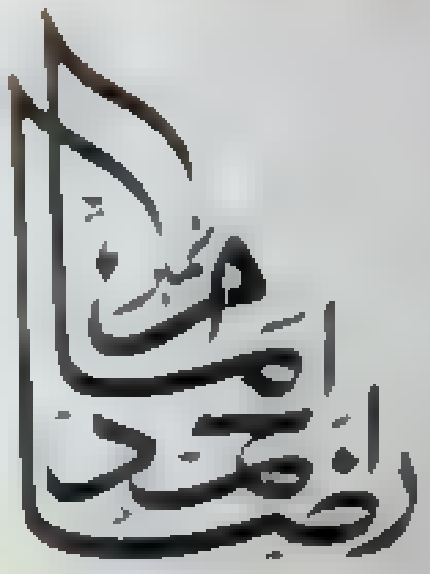

بریلویوں کا اقرار کہ شاہ اسماعیل شہید کی صراط مستقیم کی عبارت میں تاویل ممکن ہے۔

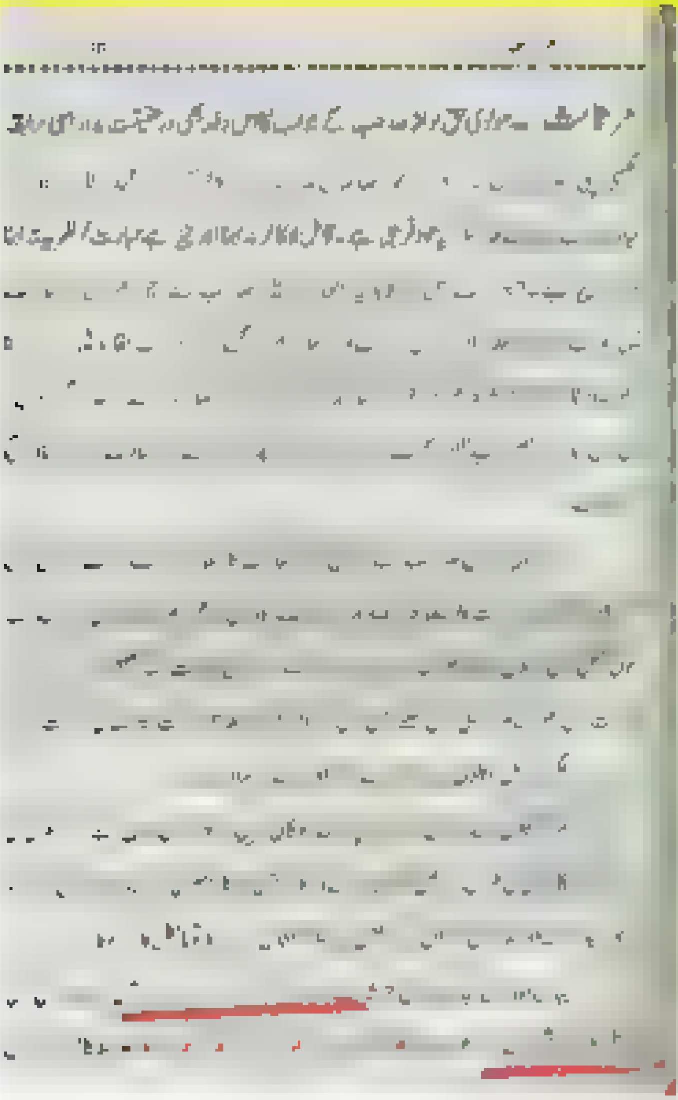

بہارِ شریعت

حصہ اول

حضرت مولانا محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ

اعظمی رضوی سنی حنفی قادری برکاتی

ممتاز اکیڈمی لاہور

نعوذ باللہ اسماعیل شہید کے نزدیک نماز میں حضور ﷺ کا خیال آجانا، بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے

اس سے پہلے کہ ہم اصل عبارت یا اس کی تشریح و مفہوم کا ذکر کریں۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ جس انداز سے معترضین اس بہتان کو پیش کرتے ہیں بیان کردیں۔

"نعوذ باللہ اسماعیل شہید کے نزدیک نماز میں آنحضرت ﷺ کا خیال مبارک آجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کے نزدیک نماز میں حضور ﷺ کا خیال آجانا بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے وغیرہ وغیرہ"

یہ ہے وہ بہتان عظیم جو جھوٹی شہرت حاصل کرنے والے بریلوی ملاں مولانا شہیدؒ پر لگایا کرتے ہیں۔

اس کا مختصر جواب یہ ہے

جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے

تحقیقی جواب

اس اعتراض کی بنیاد سید احمد شہیدؒ کے ملفوظات "صراط مستقیم" پر رکھی جاتی ہے۔ جس کو لکھنے والے شاہ اسماعیل شہیدؒ اور مولانا عبدالحئیؒ ہیں اور یہ حصہ ثانی شاہ اسماعیل شہیدؒ کا لکھا ہے۔ صراط مستقیم کا موضوع تصوف ہے۔ اور اس کتاب میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے۔ جو انہوں نے تصوف کے بارے میں لکھی ہیں۔

اصل عبارت

ترجمہ: تمام وسوسے ایک درجے کے نہیں ہوتے بلکہ ان میں فرق مراتب ہوتا ہے۔ چنانچہ زنا کا وسوسہ اپنی بیوی کی مجامعت سے زیادہ بُرا ہے۔ اور ہمت و توجہ کو ہر طرف سے پھیر کر اپنے شیخ یا کسی

اور بزرگ ہستی گو جناب رسالت مآب ﷺ ہی کیوں نہ ہوں۔ کا خیال لانا ذکر یعنی حضرت حق (اللہ) سے غافل
کرنے والی دوسری چیزوں کے خیالات میں ڈوب جانے سے بچند مراتب مضر ہے۔ کیونکہ انسان کو ان
سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی عظمت ومحبت ہی دل میں ہوتی ہے۔ بلکہ انسان خود بھی برا اور
ذلیل وحقیر سمجھتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب اس کو یہ خیال ہو جاتا ہے کہ میں نماز میں ہوں وہ ان
لغویات خیالات وسوسوں کو فوری دل سے نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور حق تعالیٰ کی طرف اپنی توجہ کو
صحیح وراستوار کرتا ہے۔ جو نماز کا اصل منشا ہے۔ بخلاف اس کے کہ نماز میں اپنے مرشد یا کسی اور بزرگ
کی طرف "صرف ہمت" یعنی اپنی طبیعت وذہن کو ہر طرف سے پھیر کر حق تعالیٰ کی طرف سے
بھی ہٹا کر مکمل یکسوئی کے ساتھ اپنے شیخ یا کسی اور مکرم ومعظم ہستی کی طرف لگا دیا جائے۔ تو یہ بنسبت عام
وسوسوں سے زیادہ مضر ہے کیونکہ دل تو اس میں اپنے مقصد سے حق تعالیٰ کی طرف سے توجہ کو منقطع کرتا
ہوتا ہے۔ جو مقصد نماز کے بالکل خلاف ہے۔ اور تیسرا یہ کہ انسان بالخصوص نمازی مسلمان کے دل میں
ان واجب الاحترام ہستیوں کی اجمالی عظمت ومحبت ہوتی ہے۔ بلکہ جب وہ نماز میں ان سے لو لگائے گا
اور شغل برزخ کی مذکورہ بالا شکل کے مطابق ان کی صورت میں دل جمائے گا۔ تو وہ مقدس اور محبوب
صورت دل کی گہرائیوں میں پیوست ہو جائے گی۔ اور تعظیم وتکریم کے وہ جذبات جو اس وقت اللہ سے
ہونے چاہیے تھے اس مقدس ہستی کی اس خیالی صورت سے وابستہ ہو جائیں گے۔ بلکہ با قصد کر دیے
جائیں گے اور اس نماز میں جو سراسر اللہ تعالیٰ کی تعظیم واجلال کا مرقع ہے۔ غیر اللہ کی تعظیم کو مقصود اصلی بنا
کرانے شرک تک لے جاتا ہے۔ یہی اس دوسرے جز میں "تمام طرف سے توجہ ہٹا کر صرف اپنے بزرگ
کی طرف لگانا" شاہ دہلوی جیسے فارسی کی تمثیل میں گاؤ خر کہتے ہیں۔ وسوسوں سے زیادہ مضر ہے۔

محترم قارئین! یہ ہے وہ عبارت جس پر طوفان برپا کیا گیا ہے اور کفر کے فتووں کی بوچھاڑ کی گئی

ہے۔ مولانا نے نماز میں صرف ہمت کو مستغرق کا ذکر کیا ہے۔

وضاحت

۱۔ بلاشبہ متشابہات کی نگہداشت، صیغے کی پہچان، قرآن پر غور و خوض، الفاظ کی ترکیب قرآن سے مسائل کا استخراج، شیخ یا نبی کا تصور، ملائکہ کی ملاقات کی آرزو، سب چیزیں جائز ہی نہیں بلکہ نوافل سے بھی زیادہ باعث ثواب ہیں۔ لیکن نماز میں رب العزت سے اپنی توجہ ہٹا کر ان کی طرف لگالینا کامل نماز کے لئے گاؤ خر (بیل، گدھے) سے بھی زیادہ نقصان دہ ہیں۔ ان کا تصور (ہمت) گاؤ خر سے اس لئے برا ہے کہ نمازی کو جب نماز کا خیال آئے گا، بیل گدھے کے خیال کو دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اس کے مقابلے میں شیخ کا تصور، اور مسائل غریبہ کا استخراج وغیرہ چونکہ وہ بالارادہ کرتا ہے۔ اس لئے ان سے توجہ ہٹا کر خدا کی طرف نہیں کرے، جو اصل نماز ہے۔

۲۔ اس میں رحمت کائنات ﷺ کی شان عظمت کا بیان ہے کہ اگر نماز میں انکی طرف تمام تر توجہ ہماری جائے تو انکی ہی شان ہے کہ عظمت و مقام و شان و مرتبہ کی طرف بجہ سے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ نہ رہے گی جو آپ کے حسن و جمال و خوبصورتی اور دل نشین حالات کتب حدیث میں ہیں، بندہ انہی میں کھو کے رہ جائے گا۔ اور نماز سے توجہ آدمی کی بالکل ہٹ جائیگی۔ جبکہ گدھے بیل میں یہ کشش کہاں چاہے بندہ کتنی ہی کوشش کرے

۳۔ آدمی بات تو زید سے کر رہا ہو اور تمام تر توجہ عمر کی طرف ہی رکھے تو یہ بات زید کو پسند نہیں ہوگی۔

اسی طرح **المصلی یناجی ربہ** نمازی خدا سے سرگوشی کرتا ہے۔

اور تمام تر توجہ رحمت کائنات ﷺ کی طرف رکھے تو یہ خدا کو کیسے پسند ہوگا۔

ہاں التحیات میں توجہ خدا کی طرف رکھتے ہوئے ہی ضمناً توجہ رحمت کائنات کی طرف بھی ہوگی تو یہ ایسی

توجہ نہیں ہوگی کہ خدا تعالٰی کی طرف توجہ و خیال کو ذہن سے نکال دیا جائے۔

۴۔ اسکی مثال ایسے کہ آپ کسی عازم حج سے کہیں کہ آپ روضہ پاک نہ جائیں بعد میں جائیں کہ آپ کے لیے پہلے زیارت کرنا مضر ہوگا۔ کیونکہ آپ کے قلب کا اشتیاق و محبت اتنا ہے کہ اگر آپ گئے تو آپ تو وہیں کے ہو کے رہ جاؤ گے۔ نہ عرفات میں ٹھہرنا ہوگا نا مزدلفہ میں جانا ہوگا اور ارکان حج فوت ہو جائیں گے۔ آپ بجائے مدینہ طیبہ کے کسی ہوٹل میں ٹھہر جائیں۔ یہ بات آپ ﷺ سے قلبی محبت کا پتہ دیتی ہے نہ کہ گستاخی کا۔

۵۔ رحمت کائنات ﷺ کا خیال مبارک نماز میں لا کر تمام تر توجہ ادھر مرکوز کردی جائے پھر عاشق کو خیال آئے کہ یار میں تو نماز میں ہوں مگر عشق کے ہاتھوں مجبور ہے اگر یہ توجہ ختا ہے تو مناسب نہیں لگتا کہ میں رحمت کائنات کا غلام ہو کر کیسے آپ کے خیال و توجہ کو ترک کروں تو پھر کیا یہ بات مناسب ہے؟

الزامی جواب

اکابرین امت سے الزامی جواب

(1) کبیری شرح منیہ میں ہے

اگر نمازی نے اپنی مناجات میں غیر خدا کی طرف توجہ کی تو خدا تعالٰی کا غضب بڑھ جاتا ہے اس پر۔ صفحہ 420

(2) حجۃ الاسلام امام غزالیؒ لکھتے ہیں

ایک بار سیدہ عائشہؓ نے فرمایا نماز کے وقت ہم آپس میں ایک دوسرے کو قطعی بھول جاتے ہیں کہ کون ہیں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت مجھے نہ پہچانتے تھے اور میں انہیں (کیمیائے سعادت ص 165 بیان ارکان نماز)

(3) صاحب مجالس الابرار لکھتے ہیں

کسی متبرک مقام میں جہاں صلحا کی قبریں ہوں نماز پڑھنا بھی اس ممانعت (لعن اللہ الیہود والنصاریٰ) میں شامل ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ جب ان صلحاء کی تعظیم اسکا سبب ہو اس لیے کہ اس میں شرک خفی ہے۔ (مجالس الابرار مجلس نمبر 117)

اسکی تصدیق و تائید شاہ عبدالعزیزؒ نے فتاویٰ عزیزی میں کی ہے۔

رضا خانی حضرات سے الزامی جواب

(1) مفتی مظہر اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں شرک کے یوں تو بہت سے ذرائع ہیں لیکن مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔ا کسی خاص شخص کی بزرگی اور عظمت کا اتنا قوی احساس ہو کہ اس کو خدا سے غافل کر دے۔

(ضیاء الاسلام۔ ص 32)

(2) مقبولان خدا کیلئے خدا کی ہستی کے سوا کسی غیر کو طلب کرنا تو درکنار بلکہ دل میں اس کا خیال لانا بھی گناہ ہے۔ (استمداد از عباد الرحمان۔ ص 39)

(3) بریلوی جید عالم شہزاد مجددی لکھتے ہیں حضرت ابوالحسین نوری نے ایک شخص کو اذان دیتے سنا تو فرمایا خدا تجھے نیزہ مارے اور موت کا زہر دے اور ایک کتے کو بھونکتا سنا تو لبیک کہا۔

(شرف ملت نمبر۔ ص 149)

(4) مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں سورہ مزمل کی آیت نمبر 8 کی تفسیر میں لکھتے ہیں عبادت میں انقطاع کی صنعت ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف مشغول نہ ہو سب علاقہ منقطع ہو جائے اس کی طرف توجہ ہے۔ (خزائن العرفان۔ ص 835)

(5) فاضل بریلوی لکھتے ہیں

نماز سے تعظیم قبر کا ارادہ یا بجائے کعبہ کے نماز میں استقبال قبر کا قصد ایسا ہو تو آپ ہی حرام بلکہ معاذ اللہ

نیت عبادت قبر تو صریح شرک وکفر ہے (فتاوی رضویہ قدیم ج3 ص421)

(6) مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں نماز میں توجہ پر زور دیتے ہوئے کہ۔

دل کو اس (خدا کی) طرف سے پھیرنا اور غیر کی طرف دیکھنا حقیقت نماز کی باطل کر دیتا ہے۔ جو شخص بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو اور بادشاہ کمال عنایت سے اسے اپنی ہم کلامی سے شرف فرمائے اور عین اسی حالت میں کہ بادشاہ سے باتیں کرتا ہے اور حضرت بادشاہ اسکی طرف متوجہ ہے ایک کناس (خاکروب) کی طرف دیکھنے لگے۔ (الکلام الاوضح۔ ص345)

(7) ایک جگہ لکھتے ہیں تکبیر تحریمہ کی تفصیل میں کہ معنی اللہ اکبر کے یہ ہیں خدا تعالی بہت بڑا ہے اگر اس معنی کو نہیں جانتا تو جاہل ہے۔ اور جو جانتا ہے اور اسکا دل خدا کے حضور میں دوسرے کی یا اپنی بڑائی اور بزرگی کیطرف مائل ہے وہ چیز اس کے نزدیک خدا سے بزرگ تر ہے۔ در حقیقت معبود اس نامراد کا وہی ہے جسکی طرف وہ متوجہ ہے۔ (الکلام الاوضح۔ ص349)

(8) فاضل بریلوی لکھتے ہیں نماز میں احتلام ہوا اور سلام پھیرنے تک منی نہ نکلی نماز ہو گئی

(احکام فتاوی رضویہ۔ ص42)

اور

دیکھ کر قرآن پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے (فتاوی رضویہ۔۔ بہار شریعت)

کیا قرآن پڑھنا احتلام ہونے سے بھی۔ - - - - - - -